Vol. 1
No. 35

Monday,
12th April, 1954

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES
Official Report

PART II—PROCEEDINGS OTHER THAN QUESTIONS AND ANSWERS.

CONTENTS

	Pages
L. A. Bill No. XVII of 1954, the Hyderabad (Abolition of Cash Grants) (Amendment) Bill 1954—passed	2195-2208
Business of the House	2208

Note :—*At the beginning of the speech denotes confirmation not received.

Government Press
Hyderabad-Dn.

THE HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

Monday the 12th April, 1954

The House met at Half Past Two of the Clock.

[MR. SPEAKER IN THE CHAIR]

L. A. Bill No. XVII of 1954 The Hyderabad Abolition of Cash Grants (Amendment) Bill, 1954.

The Minister for Excise, Revenue and Forests (Shri K. V Ranga Reddy) : I beg to move :

" That L. A. Bill No. XVII of 1954 the Hyderabad Abolition of Cash Grants (Amendment) Bill, 1954 be read a second time."

Mr. Speaker : The question is :

" That L. A. Bill No. XVII of 1954, The Hyderabad Abolition of Cash Grants (Amendment) Bill, 1954 be read a second time."

The motion was adopted.

Clause 2.

Shri B. D. Deshmukh (Bokhardan-General) *:* I beg to move :

" That in line 5 after " institutions " add " provided that such grant is in the name of the religious or charitable institutions and not in the name of any person."

Mr. Speaker : Amendment moved.

* شری بی - ڈی - دیشمکھ - مسٹر اسپیکر - سر - میری ترمیم سنہ ۱۹۵۲ ع کے سابقہ قانون کے دفعہ ۲ سے متعلق ہے - میں سابقہ دفعہ کو بھی پڑھنا چاہتا ہوں اور حالیہ دفعہ کو بھی تاکہ مطلب صاف ہوسکے -

" In sub-section (1) of section 2 of The Hyderabad Abolition of Cash Grants Act. 1952 (hereinafter referred to as the said Act) after the words "specified in the Schedule" the words "except those which are subject to the rendering of service to religious or charitable institutions " shall be inserted ".

اب جو ترمیم کی گئی ہے وہ یہ ہے -

" In line 5 after " institutions " add "provided that such grant is in the name of the religious or charitable institution and not in the name of any person ".

میری یہ خواہش ہے کہ گرانٹس (Grants) اگر کسی فرد کے نام ہو تو اس کو برقرار رکھنے کی ضرورت نہیں ہے البتہ کسی انسٹیٹیوشن کے نام پر ہو تو وہ برقرار رکھی جاسکتی ہے - فرسٹ ریڈنگ کی نوبت پر ہم نے اپنے خیالات ہاؤز کے سامنے رکھتے ہوئے یہ خواہش کی تھی کہ جو بھی کیاش گرانٹس ہیں وہ یکلخت بند کرنے کی ضرورت ہے - اس لئے اگر اس کا تعلق کیاش گرانٹ ایکٹ ۵۲ ع کے ضمیمہ الف سے کیا جاتا اور یہ فرسٹ اپریل سنہ ۵۴ ع سے نافذ ہوتا تو بہتر تھا -

Mr. Speaker : The point raised by the hon. Member relates to Clause 3 which also he has already tabled amendments. The discussion should pertain to clause 2 only.

شری بی - ڈی - دیشمکھ - میں اپنی تقریر اس امنڈ منٹ کی حد تک محدود کرتے ہوئے عرض کروں گا کہ گرانٹس مساجد اور منادر جیسے اداروں کے انتظامات کے لئے دئے جارہے ہیں تو ان کو برقرار رکھنا ضروری ہے لیکن اگر کسی فرد کے نام پرہے تو اس کو برقرار نہ رکھا جائے کیونکہ ایسے افراد منصب یا جاگیر کے طور پر گرانٹ وصول کرتے رہتے ہیں اور جو خدمات انہیں انجام دینا چاہیئے وہ انجام نہیں دیتے میری یہ بھی خواہش ہے کہ اس کو یکم اپریل سنہ ۱۹۵۴ ع سے نافذ کیا جائے - میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل موور آف دی بل امنڈ منٹ کو قبول کریں گے -

* شری گوپال راؤ - (پاکھال) - مسٹر اسپیکر سر - جو ترمیم ابھی پیش کی گئی ہے اس کا منشاء یہ ہے کہ گورنمنٹ سے کلاریفیکیشن (Clarification) چاہا جائے - جو بل لایا جارہا ہے اس امنڈمنٹ سے اس میں ترمیم کرنا مقصد نہیں ہے بلکہ جو شبہات ہیں ان کو دور کرنا ہے - اس کے علاوہ یہ بھی مقصد ہے کہ جو ریلیجس (Religious) یا چاریٹیبل انسٹیٹیوشنس (Charitable Institutions) ہیں ان کے نام پر اگر کیاش گرانٹس ہوں تو انہیں برقرار رکھا جاسکتا ہے لیکن اگر افراد کے نام پر کیاش گرانٹس ہوں تو انہیں برقرار نہ رکھا جائے - تمثیلا دعاگو وغیرہ ایسے اشخاص ہیں جنہیں منصب مقرر ہوتی ہے انہیں کوئی خاص خدمت انجام دینا نہیں پڑتا - بلکہ پہلے زمانہ میں یہ رواج تھا کہ بادشاہ کی آل اولاد کی ترقی کے لئے دعا کی جائے - مگر آج کے حالات میں ایسا منشاء نہ ایوان کا ہے اور نہ گورنمنٹ کا ہوسکتا ہے - اس لئے افراد کے نام اگر گرانٹ ہوتو اس کو بند کیا جائے - لیکن اگر درگاہوں کے سجادوں کو یہ گرانٹ ملتے ہیں تو انہیں بند نہ کرنا چاہیئے کیونکہ یہ

ریلیجیس انسٹیٹیوشن کی تعریف میں آتے ہیں اس لئے درگاہوں ۔ مسجدوں اور دیولوں کے گرانٹس کے بارے میں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے ۔ مذہبی خدمات کی اتنی وسیع تعریف ہوسکتی ہے کہ اس میں گاؤں کا پروہت اور قاضی بھی آسکتے ہیں ۔ اس لئے اس امنڈمنٹ کا مقصد جیسا کہ میں نے کہا گورنمنٹ کا منشا بھی معلوم کرنا ہے ۔ میں مکرر یہ صاف کر دینا چاہتا ہوں کہ کیاش گرانٹس کسی دیول ۔ مندر یا مسجد کے نام پر ہوں تو انہیں بحال رکھا جاسکتا ہے لیکن کسی خاص شخص کے نام پر ہو تو ان کو ختم کردینا چاہیئے ۔

شری کے ۔ وی ۔ رنگا ریڈی ۔ مسٹر اسپیکر سر ۔ اس ترمیم کا مقصد یہ ہے کہ اداروں کے نام پر جو نقد عطیات ہیں انہیں بر قرار رکھا جائے اور اشخاص کے نام پر نقد عطیات ہوں تو انہیں برخاست کیا جائے ۔ رلیجس پرپزز (Religious Purposes) اور چیاریٹیبل پرپزز (Charitable Purposes) کے لئے گرانٹس دینے پر تو اعتراض نہیں ہے ۔ اس سلسلہ میں یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ بعض عطیات کی نسبت تحقیقات ہونے کے بعد وہ عطیات یا تو اداروں کے نام سے جاری ہوئے ہیں یا متولیوں کے نام سے ۔ لیکن ان کی شرط عطا میں تو اس کی صراحت ہے کہ بشرط ادائی خدمت دیول یا بشرط ادائی خدمت درگاہ معاش بحال رہے گی ۔ حال ہی میں یہ شکایت سررشتہ عطیات میں پیش ہوئی تھی کہ اکثر لوگوں نے انعامات کو شریک خالصہ کرکے اپنے نام سے پٹہ کرالیا ہے ۔ اس کی تحقیقات ہوئی تو معلوم ہوا کہ پورے ملک میں ایک دو جگہ ایسی کارروائیاں ہوئی ہیں ۔ ہم نے اس بارے میں کارروائی کی کیونکہ جن اشخاص کے نام عطا ہے اس عطا کے الفاظ ایسے ہیں کہ ان لوگوں کو یہ معاش شریک خالصہ کرنے کا اختیار نہیں ہے کیونکہ ادائی خدمت کی شرط کے تحت معاش بحال کی جاتی ہے ۔ اس لئے حکام مال اس کو شریک خالصہ نہیں کرا سکتے تاوقتیکہ وہ محکمہ سرکار کی منظوری حاصل نہ کریں ۔ محکمہ سرکار کو یہ اختیار ہے کہ مشروط الخدمت معاش کو بحال رکھے یا نہ رکھے ۔ اس لئے معاش مندر یا دیول کے نام پر ہو یا شخص کے نام سے ہو کوئی فرق نہیں ہوتا ۔ کیونکہ عطا میں شرط خدمت موجود ہے ۔ دونوں صورتوں میں ادائی اس وقت تک رہتی ہے جب تک کہ شرط خدمت باقی رہے ۔ اس لئے اس سے کوئی فرق نہیں آتا ۔ ایسی صورت میں اس امنڈمنٹ کی ضرورت نہیں ہے ۔ یہ دفعہ جس طرح پیش ہوا ہے اسی حالت میں منظور ہونا چاہئے ۔

Mr. Speaker: The question is :

"That in line 5 after 'institutions' add 'provided that such grant is in the name of the religious or charitable institutions and not in the name of any person.'"

The motion was negatived.

Mr. Speaker : The question is :

"That Clause 2 stand part of the Bill".

The motion was adopted.

Clause 2 was added to the Bill.

Clause 3.

Shre B. D. Deshmukh : I beg to move :

" That in line 9 of sub-clause (2) for 'on the first day of July, 1954 substitute 'from the said date'."

Mr. Speaker : Amendment moved.

Shri K. Ananth Ram Rao (Devarkonda) : I beg to move :

(*a*) " That omit para (*a*) in sub-clause (2)"

(*b*) " After para (*b*) in sub-clause (2), add 'Provided that the grantee has no other means of livelihood.'"

Mr. Speaker : Amendment moved.

*شری بی ۔ ڈی ۔ دیشمکھ ۔ مسٹر اسپیکر سر ۔ دفعہ (۳) پر میری ترمیم ہے ۔ اس کے علاوہ بھی جو ترمیات ہیں انکی روشنی میں میں نے اپنی ترمیم پیش کی ہے ۔ ۱۹۵۲ع کے سابقہ قانون کے دفعہ (۳) میں یہ ترمیم چاہی گئی ہے کہ

" in sub-section (1) for the words 'all cash grants to which this act applies' the words 'all cash grants specified in part A of the Schedule' shall be substituted "

اسکے بعد ضمن (۲) میں بھی جدید طور پر ضمن (۲) رکھا گیا ہے جسکے لائین ۹ میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ اس قانون کا نفاذ یکم جولائی سنہ ۱۹۵۴ع سے ہوگا ۔ گویا یہاں پارٹ اے ۔ بی ۔ سی ۔ رکھکر ڈفرنشییٹ (Differentiate) کرنے کی کوشش کیگئی ہے میں یہ نہیں کہتا کہ یہ کس حد تک واجبی ہے لیکن جو بھی قانون ہے اسکا نفاذ یکم اپریل ۱۹۵۴ع سے کیوں نہیں کیا گیا ۔ یہاں یہ رفرنس آیا ہے کہ

'.....during the year commencing on the first day of the April, 1954 and in any subsequent finanical year shall be discontinued and cease to have effect on the first day of July, 1954 subject to the condition that.......'

میں نے یہ ترمیم پیش کی ہے کہ یکم جولائی کو نکالکر یکم ابریل رکھا جائے اور اسی طرح فرام دی فرسٹ ڈے (From the first day) رکھا ہے - فسٹ ریڈنگ کے موقع پر بھی میں نے اپنے خیالات ظاہر کرتے ہوئے کہا تھا کہ کیاش گرانٹس بلامعاوضہ بند کرنے کے بارے میں دستور کا دفعہ (۳۱) درمیان میں لایا جاتا ہے - اُس کے بارے میں خود گوروالا کمیٹی کی رپورٹ میں صفحہ (٦٦) پر (۲٦۳۰۳۸۰) روپیے کی منصبوں کو اے - بی - سی کی کوئی تفریق نہ کرتے ہوئے ختم کرنے کی جو سفارش کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ

"In our view, there is no justification for continuing these relics of feudalism. We would suggest that they should be stopped after three months notice."

یہ گور والا کمیٹی کی سفارشات ہیں جس نے گورنمنٹ کو تخفیف مصارف کے سلسلے میں رائے دی تھی ظاہر ہے کہ اس کمیٹی میں اپوزیشن کا کوئی ممبر نہیں تھا اور نہ اس کے پیش نظر کوئی سیاسی پالیسی تھی - اس نے کہا ہے کہ

"All these are in effect today charitable grants. It is extremely difficult, we are told, to discover how they originated. Many of them must have been in lieu of service, which probably ceased to be rendered quite a long time ago and the rest were never anything but gifts. There have clearly been additions in recent years too, for the 1910 budget shows 21 lakhs under the head of Mansabs and Russums, and the 1930 budget also shows about the same amount. In our view, there is no justification for continuing these relice of feudalism. We would suggest that they should be stopped after three months notice."

اس کمیٹی نے بتایا ہے کہ (۲٦۳۰۳۸۰) روپیے کی جو گرانٹس ہیں انکے برخواست کرنے کیلئے کسی قسم کا معاوضہ دینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے - یہ کسی طرح مناسب نہیں ہے -

آنریبل ممبر شری اننت رام راؤ صاحب نے جو امنڈمنٹ پیش کیا ہے اسکا مقصد یہ ہے کہ جو بڈھے اور ضعیف رسوم دار اگر ٦۰ سال سے زائد عمر کے ہوں اور سماجی اصول کے مد نظر ان کی منصب جاری رکھنا چاہتے ہیں تو وہ اس حد تک محدود ہونا چاہئے کہ انکی معاش بند کی جانے سے انکی گزر بسر ہی دشوار ہوجاتی ہوتو ایسی صورت میں معاش جاری رکھ سکتے ہیں - یہ امنڈمنٹ بھی جائز طور پر پیش کیا گیا ہے - میرے دوست کی جانب سے جو ترمیم

"After para (*b*) in sub-clause (2) add 'Provided that the grantee has no other means of livelihood.'"

پیش ہوئی ہے وہ جائز طور پر پیش ہوئی ہے۔ یہ دونوں ترمیمات مناسب ہیں اور ان کا نفاذ یکم اپریل سنہ ۱۹۵۴ع سے کیا جائے۔ نیز گور والا کمیٹی کی سفارشات کی بموجب بھی انہیں فوراً ختم کرنا چاہئے - یہ جو تین مہینے کا موقع دیا جارہا ہے اسکی کوئی ضرورت نہیں ہے - آنریبل ممبر کی دوسری ترمیم سب کلاز (۲) کا فقرہ اے ڈیلیٹ (Delete) کرنے کے بارے میں ہے - میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل ممبر ان چارج آف دی بل ان تینوں ترمیمات کو مان لینگے -

* شری کے - اننت رام راؤ - مسٹر اسپیکر سر - کلاز (۳) سے متعلق میری امنڈمنٹ ہے - سب کلاز (۲) کے فقرہ اے میں یہ رکھا گیا ہے جو منصبیں برخاست کی جارہی ہیں ان کا معاوضہ یکمشت یا ۱۲ اقساط میں ادا کیا جائیگا - میری ترمیم اس کو حذف کرنے سے متعلق ہے - اس لئے کہ اس سے پہلے جس طرح میرے پیشرو آنریبل ممبر نے وضاحت فرمائی گوروالا کمیٹی کی رپورٹ میں خود بتایا گیا ہے کہ یہ گرانٹس چاریٹیبل نوعیت کی ہیں - ایک زمانے میں وہ کوئی خدمت انجام دیتے تھے - ان کو برخاست کرکے ان کے لئے معاوضہ مقرر کیا گیا - آج اس کو سالہا سال گذر چکے ہیں لیکن انہیں برابر معاوضہ دیا جارہا ہے - اور اب آئندہ بھی انہیں چھ گنا معاوضہ دیا جائیگا - میں سمجھتا ہوں اس سے قبل جبکہ ہم نے رسوم کو برخاست کیا تھا اس کی برخاستگی میں بھی یہی وجوہ تھے - ضمن (بی) کے متعلق مجھے یہ کہنا ہے اور میری یہ ترمیم ہے کہ ۶۰ سال سے اوپر کے عمر والوں کو جو منصب آپ جاری رکھ رہے ہیں اس سے آپ کا مقصد یہ ہے کہ وہ اپنی زندگی بسر کرسکیں - لیکن اگر انکا کوئی دوسرا ذریعہ معاش جیسے زمین - یا ملازمت یا وظیفہ وغیرہ ہوتو ایسی صورت میں اسکو بھی برقرار رکھنے کی کوئی وجہ نہیں ہے - کیونکہ مقصد تو گذارہ دینے کا ہے اور وہ فراہم ہو جاتا ہے - اس لئے میری استدعا ہے کہ میری دونوں ترمیمات منظور کیجائیں -

شری کے - وی - رنگا ریڈی - مسٹر اسپیکر سر - کلاز (۳) میں تین ترمیمات پیش کی گئی ہیں پہلی ترمیم تو یکم جولائی کو یکم اپریل کرنے سے متعلق ہے - لیکن میں یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ فسٹ اپریل کی تاریخ گذر چکی ہے - اس قانون کی منظوری میں بھی کچھ وقت لگیگا اور اس کے بعد ان لوگوں کو اپنی زندگی گذارنے کے لئے کوئی ذریعہ معین کرنے کے لئے بھی کچھ عرصہ لگے گا - اس لئے ان تمام پہلوؤں پر غور کر کے ہی فسٹ جولائی کی تاریخ مقرر کی گئی ہے - اگر ہم اس کو یکم جولائی سے بھی روبہ عمل لائیں تو بھی انہیں صرف دو مہینے ملتے ہیں -

شری بی - ڈی - دیشمکھ - کیا ان دو مہینوں کی حدتک معاوضہ میں کمی

شری کے ۔ وی ۔ رنگا ریڈی ۔ معاوضہ کی بحث نہیں ہے ۔ معاوضہ کا سوال ت
علحدہ ہے ۔ اس سے محروم کرنے کا سوال علحدہ ہے ۔ چھ گنا معاوضہ دینے کی همہ
جو گنجائش رکھی ہے اوسے ہم ۱۲ سال کی مدت میں ۱۲ اقساط میں بھی اد
کرسکتے ہیں ۔ کیاش گرانٹس کو فی الفور ختم کر دینے کی بجائے معاش داروں کو
کچھ سنبھل کر اپنی زندگی کے لئے کوئی نہ کوئی ذریعہ معاش فراہم کرلینے کا موقع دی
چاہئے ۔

اس خیال سے ہم نے زیادہ سے زیادہ دو مہینے کی مہلت رکھی ہے میں سمجھتا
ہوں کہ یہ کوئی غیر موزوں عمل نہیں ہے ۔ انصاف کے لحاظ سے کسی کو سنبھلنے
کے لئے مہلت دینا نا واجبی نہیں ہے ۔

کہا گیا ہے کہ فرسٹ اپریل کی تاریخ مقرر کی جائے ۔ لیکن اب فرسٹ اپریل کی تاریخ مقرر نہیں کرسکتے کیونکہ وہ تاریخ گزر چکی ہے ۔ اس سے ہوگا یہ کہ جو رقم ادا کی جاچکی ہے اوس کو واپس لینا پڑیگا ۔ اس لئے جولائی کی تاریخ مقرر کی گئی ہے جو ہر پہلو سے واجبی ہے ۔

دوسری ترمیم یہ ہے کہ چھ سال کا معاوضہ جو مقرر کیا گیا ہے وہ نہیں دینا چاہئے کیونکہ دستور کے تحت بھی معاوضہ دینا لازم نہیں ہے ۔ میں کہونگا کہ جو معاوضہ دیا جارہا ہے وہ دستور کے تحت دینا ضروری ہے ۔ ہمارے مشیر قانونی کی رائے بھی یہی ہے کہ معاوضہ دینا چاہئے اور گورنمنٹ آف انڈیا کے مشیر قانونی کی رائے بھی یہی ہے کہ ان کو زندہ رہنے کے لئے معاوضہ دینا ضروری ہے ۔ کیونکہ زندگی تک معاوضہ دینے کا معنوی معاہدہ اس میں مضمر ہے ۔ مشیر قانونی کی رائے یہ بھی ہے کہ دستور ہند کے تحت نہ صرف معاوضہ دینا ضروری ہے بلکہ ہم نے جو معاوضہ مقرر کیا ہے وہ بہت کم ہے ۔ قانون حصول اراضی کے مقررہ اصول کے لحاظ سے سولہ سال کا معاوضہ دینا ضروری ہے ۔ ہم نے صرف چھ سال کا معاوضہ رکھا ہے ۔ ہم نے نصف تو ابھی مسدود کردیا ہے اور نصف بارہ سال کے بعد مسدود کردیں گے گویا اس کے یہ معنی ہوئے ۔ اس طرح چھ سال کا جو معاوضہ مقرر کیا گیا ہے وہ نہایت واجبی ہے ۔ اس لئے اس کو حذف کرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔

تیسری ترمیم یہ ہے کہ " جس معاشدار کی عمر ۶۰ سال سے زیادہ ہو " کے الفاظ کے بعد یہ اضافہ کیا جائے کہ " اور وہ کوئی دوسرا ذریعہ معاش نہ رکھتا ہو " آپ کو معلوم ہوگا کہ چار آنے اور آٹھ آنے کے تک منصبدار ہیں ۔ ایک خاندان میں چار پانچ روپیہ کی منصب ہوتی ہے ان کے خاندان کے کئی افراد اس میں اپنا اپنا حصہ پاتے ہیں اس طرح چار آنے آٹھ آنے کے بھی منصبدار ہیں ۔ چالیس پچاس روپیہ پانے والے منصبدار بھی ہیں ان کی تعداد کچھ زیادہ ہے ۔ لیکن چارسو

پانچسو پانے والے منصبدار بہت کم ہیں شائد ان کی تعداد پانچ دس سے زیادہ نہیں ہے ۔ منصبداروں میں ایک اور بات یہ ہوتی ہے کہ وہ کوئی اور روزگار پیدا کرنے کے قابل نہیں ہیں بالخصوص جب ایک شخص ساٹھ سال کا ہوچکتا ہے۔ تو وہ کوئی نیا دھندا نہیں کرسکتا ۔ وہ اپنا روزگار آپ پیدا کرنے کے قابل نہیں رہتا ۔ اس لئے اس کا موقع دیا گیا ہے کہ جو منصبدار ساٹھ سال سے متجاوز سن کا ہوچکا ہے اوس کو اسی روزی کے ذریعہ زندہ رہنے کا موقع دیا جائے ۔ البتہ ۶۰ سال سے کم عمر والوں کے مناصب کو باقی نہیں رکھا گیا ہے ۔ ہم جانتے ہیں کہ عام طور پر جتنے منصبدار ہوتے ہیں وہ کام کرنا نہیں جانتے ۔ یہاں ضرب المثل بھی ہے ۔ جب کوئی کام نہیں کرتا ہے تو کہتے ہیں کہ " کیا تم منصبدار ہو " منصبداروں کا تصور یہ تھا کہ ان کے خاندان میں تا قیامت منصب جاری رہےگی ۔ ان سارے امور کے پیش نظر ساٹھ سال سے زائد عمر والوں کی منصب کو ان کی زندگی تک جاری رکھنے کا پراویژن (Provision) رکھا گیا ہے جو ہر حالت میں قابل منظوری ہے ۔ اس لئے میں معزز ارکان سے خواہش کرونگا کہ وہ اپنے تینوں امنڈمنٹس واپس لے لیں ۔

شری بی ۔ ڈی ۔ دیشمکھ ۔ کیا گوروالا کمیٹی کے سامنے دستور ہند نہیں تھا ؟

شری کے ۔ وی ۔ رنگاریڈی ۔ ان کے سامنے کیا تھا مجھے معلوم نہیں ہے لیکن میرے سامنے جو کچھ ہے اس کے لحاظ سے میں کہ رہا ہوں ۔

Mr. Speaker : The question is :

"That in line 9 of sub-clause (2) for " on the first day of July, 1954 " substitute "from the said date ".

The motion was negatived.

Mr. Speaker : The question is :

"That (*a*) Omit para (*a*) in sub-clause (2) ".

The motion was negatived.

Shri B. D. Deshmukh : I demand a division.

The House then divided.

Ayes...........53. Noes........53.

Mr. Speaker : The House is equally divided.

Shri V. D. Deshpande (Ippaguda) : We want recounting and the names of the hon. Members for and against to be noted.

Mr. Speaker : I think the hon. Leader of the opposition should have made this suggestion earlier. Now it may not be possible.

Shri V. D. Deshpande : Then it is allright, Sir.'

Mr. Speaker : Now, it appears to me that I have to exercise, the casting vote for the first time in these 2 years and more. Usually, the Speaker maintains the *status quo* of the Bill. I therefore declarethat I am voting against the amendment.

The motion was negatived.

Mr. Speaker : The question is :

" That (*b*) after para (*b*) in sub-clause (2), add," Provided that the grantee has no other means of livelihood ,'.

The motion was negatived.

Mr. Speaker : The question is :

" That Clause 3 stand part of the Bill ".

The motion was adopted.

Clause 3 was added to he Bill.

Clause 4.

Mr. Speaker : The question is :

" That Clause 4 stand part of the Bill ".

The motion was adopted.

Clause 4 was added to the Bill.

Mr. Speaker : The question is :

" That short title, commencement and preamble stand part of the Bill'.'

The motion was adopted.

Short title, commencement and preamble were added to the Bill.

Shri K.V. Ranga Reddy : Sir, I beg to move :

"That L. A. Bill No. XVII of 1954, the Hyderabad Abolition of Cash Grants (Amendment) Bill, 1954 be read a third time and passed."

*श्री. व्ही. डी. देशपांडे : यह अमेंडिंग बिल अिस हाअुस के सामने अेक जमाने के बाद आया है, अुस की फस्ट और सेकंड रीडिंग अभी खतम हूअी है, और थर्ड रीडिंग के नौबत पर यह कहना है कि हुकूमत पर हमारा यह चार्ज है कि अुनके अिस बिल को अिस तरह से दो साल के अर्से के लिये पोस्टपोन किया। आज हाअुस के सामने अिसको लाया गया है। अगर यही क्लॉज अेक साल पहले आता तो आज छः साल का मुआवेजा दिया जा रहा है वह पांच या चार साल का हो जाता था। लेकिन मजीद देरी की वजह से अुनको अेक दो साल का मुआवेजा अिस तरह से मिल रहा है। अिसके सिलसिले में मालूम हुआ है कि हुकूमत ने अेक सब कमेटी कायम की थी, और अुसके तफसीलात के बारे में चर्चा भी की गयी थी, और अुसका मशविरा भी लिया गया। अिस जानिब के अेक ऑनरेबल मेंबर ने ऑनरेबल मिनिस्टर के सामने यह चीज रखी थी कि अिस कमेटी की जो सिफारिशात हैं, अुनकी जो तहकीकात हैं, वह अगर अिस हाअुस को मिल सकती तो मुमकिन था कि हम यह बता सकते कि जो मुआवेजा (बी) शेडूल, के लिये दिया गया ह, वह देने की मुतलक जरूरत नहीं थी। लेकिन जैसे कि आज हालत है, और मालूमात जो जानबूझकर छिपाकर रखे जाते ह, अुसके नतीजे के तौर पर हमको अंदाज से यह कहना पडा कि अिसमें मुआवेजा दे सकते ह, या नहीं, और चुनाचे अिसके सिलसिले में हमने अमेंडमेंट भी लायी। हमारा अभी खयाल है कि अैसे कैश ग्रांटस (Cash grants) के बारे में काम्पेन्सेशन का सवाल ही पैदा नहीं होता। और सिअ तरह से जो काम्पेन्सेशन अिस बिल के तहत दिया गया है अुसके हम मुखालिफ हैं। अिसके साथ साथ शेडूल (सी) में चंद लोगों के लिये जो कैश ग्रांटस ताहयात जायज रखे गयें हों अुसके सिलसिले में हमने हालात का लिहाज करते हुवे अैसी अमेंडमेंट रखी थी कि अैसे हालात में अुन्हीं के कैश ग्रांटस सिर्फ जारी रखना चाहिये जिनका कोअी दूसरा मीन्स ऑफ सबसिस्टन्स (Means of subsistance) न हो लेकिन यहां भी हमने देखा कि हमारी जो अिस सिलसिले में अमेंडमेंट थी, वह बिल्कुल अचानक समझ लीजिये, पास न हो सकी। स्टेटसको के अूपर राय मिली, और आप जानते हैं, कि स्टेटसको बावजूद अिन्किलाब के हमेशा बरकरार रह सकता है, अिसलिये अुसको कायम रखा गया, और हमने जो चीज हाअुसके सामने रखी थी वह मंजूर न हो सकी। लेकिन हम अिस बात को वाजे करते हैं कि जो अैसे अिनाम्स और ग्रांटस हैं, अुनके बारे में हमारा खयाल है कि आज के जमहूरी जमाने में अुनको कायम नहीं रखना चाहिये। और अिस सिलसिले में हमारा अेक ह्यूमेनिटेरियन पॉअिंट ऑफ व्हयू रहा है कि जिनको सख्त जरूरत है असे लोगों को थोडे दिनों के लिये, अुनका रीहॅबीलिटेशन होने तक कुछ अिमदाद दी जाय। लेकिन हमारे अैसे ख्यालात के बावजूद हम देखते हैं कि अुस तरफ जो जागीरदार और जमीनदारों के नुमाअिंदे बैठे हैं, जागीरदार और जमीनदारों की विकालत और तरजुमानी करनेवाली जो आज की विजारत है, वह हतुलअिमकान अुनको कॉम्पेन्सेशन देना चाहिये, अुनको जिंदा रखना चाहिये, अुनकी आम-

दनी में कम से कम कटौती करनी चाहिये, अिस ख्याल से आगे बढती नजर आती है। निजाम के मुआवजे के बारे में, और जागीरदारों के बारे में, जो अेक रेजोल्यूशन हाअुस के सामने आया था अुस वक्त कॅश ग्रांटस का मसला भी आया था। अुस वक्त हमने देखा अैसे तबके की जिस को समाज में कोअी जगह नहीं है जो हमारे अूपर अेक बोझ, और जब कि हमारे पास कौमी तामीर के लिये पैसा कम है, अैसी हालत में ताअीद की जाती है, और जब कभी हाअुस के सामने अिस को लाया है, अुस वक्त भी ज्यादा से ज्यादा मुआवेजा अुनको कैसे दिया जा सकता है अिसके बारे में सोचा जाता है। चुनांचे यह अर्ज करना है कि हाअुस से यह कहा गया था कि अिनामी लॅंडज् अबालिशन बिल जल्द ही हाअुस के सामने लाया जाने वाला है, और जल्द से जल्द अुसको लाने की कोशिश की जायगी, और अुससे दस बारा लाख रुपये हुकूमत हासिल कर सकेगी। लेकिन हाअुस का शायद आखरी दिन कल का है। अब तक अिनाम लॅंडज् अबालिशन बिल का नाम तक हमारे सामने नहीं आया है। कहने का मतलब यह है कि जागीरदार और जमीनदार जैसे दो तबके हैं, जो पैरासाअिट क्लॅसिस हैं, अुनको कायम रखने के लिये अगर वे टूट रहे हैं तो ज्यादा देरी से टूटे, अुनको कम से कम नुकसान पहुंचे, अिस लिहाज से आज की विजारत की तरफ से, और हुकूमत करनेवाली रूलिंग पार्टी की तरफ से, सोचा जाता है और अुसीका लिहाज रखते हुअे सारे तजावीज हमारे सामने लाये जाते हैं। हमें अफसोस है कि जो रवैया अेख्तियार किया जा रहा है अुसके नतीजे के तौर पर अव्वाम को नुकसान पहुंच रहा है। बहुत अफसोस है कि जब अेक तरफ जमहूरियत के लिये नारे लगाये जाते हैं तो दूसरी तरफ यह जहनीयत और रवैया कायम रखा जा रहा है। मैं अिसी लिये अिस तीसरी रीडिंग के वक्त जमीनदार और जागीरदारों के बारे में हुकूमत की जो पॉलिसी है अुसकी सक्त मुखालिफत करते हैं। तेरा लाख रुपये जो अिस साल के बजट के अंदर मुहैया किये गये हैं, पिछले साल भी मुहैया किये गये थे। अुसमें से शायद तीन लाख रुपये बचाये गये, लेकिन दस लाख रुपये बरकरार रखे गये हैं। जागीरदारी के तौर पर कितना मुआवेजा दिया जा रहा है, और दीगर तरीकों से कितना दिया जा रहा है अिसकी तफसील हमें नहीं बतायी गअी है । (सी) और (बी) शेडूल के अंदर जो बताया गया है कि अुसके बारे में मिनिस्टर साहब हाअुस पर यह वाजे करें कि (बी) शेडूल के तहत कितना दिया जायगा, और (सी) शेडूल के तहत कितनी रकम दी जायगी। लेकिन रेविन्यू मिनिस्टर साहब तो आदाद छिपाने मशहूर हैं। अुनका यह दौर ही रहा है कि जागीरदार और मक्तेदारों के पूरे जो आदाद हैं—आबकारी के हों या जमीन के हों-अुनको छिपाया जाय, और कम से कम आदाद दिये जाये। तीसरी रीडिंग के वक्त हमारी यह मांग है कि मिनिस्टर महोदय अुन आदाद को हाअुस के सामने रखें। आप अिस बिल को तो किसी तरह से पास कर लेंगे, स्टेजको पर भी पास हो जायगा, लेकिन हम चाहते हैं कि अिस थर्ड रीडिंग के वक्त वे आदाद हाअुस के सामने आ जायें। अगर वे नहीं आते तो अिस तीसरी रीडिंग के मौके पर जो यह बिल हमारे सामने लाया जा रहा है अुसकी सख्त मुखालिफत किये बिना दूसरा रास्ता हमारे सामने नहीं है। और जिस शक्ल में यह बिल हमारे सामने लाया जा रहा है अुसकी सख्त मुखालिफत करते हुअे मैं अपनी तकरीर खतम करता हूं।

[illegible]

میں جمہوری نہیں ہیں۔ مگر حقیقت پر نظر ڈالیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ہم نے جو بل پیش کیا ہے اوس میں جمہوری اصولوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے جاگیرداری کو باقی رکھنے کی کوشش کی۔ اس پر اگر آپ غور کرتے تو اس طرح کا اعتراض نہ کرتے۔ معاشداروں کو تو ہم نے باقی نہیں رکھا۔ معاشداری سسٹم کوختم کردیا۔ ممکن ہے آپ کا یہ خیال ہو کہ آج ہی اونکو ختم کردیا جائے تو زیادہ اچھا ہوتا۔ لیکن ہم اسکو پسند نہیں کرتے نہ اسطرح کرنا ہمارے اصول میں داخل ہے۔ یہ کہنا کہ ہم نے جاگیرداروں کو برقرار رکھا ہے درست نہیں ہے۔ ہم نے تو اونکے نصف دائمی حقوق کو مسدود کردیا اور نصف آئندہ بارہ سال میں ختم کئے جائینگے۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس میں کہاں جاگیرداری سسٹم کو برقرار رکھا گیا ہے۔ یہ میں مانتا ہوں کہ بیشک ہم اونکو فاقہ کشی میں مبتلا کرنے کی نوبت نہیں لارہے ہیں۔ البتہ ایسا موقع اون کو دے رہے ہیں کہ وہ اس اثناء میں اپنے ذرائع معاش کا انتظام کرلیں اور کسی نہ کسی طرح زندگی بسر کریں۔ مگر آپ کا یہ خیال ہے کہ انہیں یکلخت ختم کردیئے جائے۔ اگر آپ کے نزدیک یہی جمہوریت ہے تو ایسی جمہوریت آپ کو مبارک ہو۔

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—हमने यही सजेस्ट किया था कि अिसमें से अैसे लोग जिनको दूसरे जराये मआश नहीं हैं, अुनकी हद तक आप अिमदाद दे सकते हैं, लेकिन क्या आप बता सकते हैं कि जो मआशदार हैं अुनको अगर छः साल तक काम्पेन्सेशन नहीं देंगे तो क्या अुनपर फाकाकशी की नौबत आनेवाली है ?

شری۔ کے۔وی۔ رنگاریڈی۔ میری ابتدائی تقریر میں میں نے کہا تھا کہ منصبداروں کی منصبیں اگر بند کردی جائیں تو وہ فاقہ کشی کرنے لگینگے۔ آپ نہیں جانتے یا جاننے کی کوشش نہیں کرتے۔ جاگیرات کے ابالیشن کے بعدنلگھوڑہ سمستان کازمیندار خود کشی کرکے مر گیا۔ ہمارا ایک ملازم (۲۰) روپیہ ماہانہ میں زندگی بسر کرسکتا ہے۔ لیکن یہ جاگیردار دوسو روپیہ میں بھی گزر بسر نہیں کرسکتے۔ لیکن یہ اوس جاگیردار کا قصور نہیں ہے۔ اوسکو سالہاسال سے اس قسم کی عادت ہوچکی ہے۔ اسلئے اوسکو آج یک دم ہی ختم نہیں کیا جاسکتا۔ ہم یہ کوشش کررہے ہیں کہ اگروہ پہلے دو سو روپیہ میں زندگی بسر کرتا تھا تو آج وہ دس روپیہ میں زندگی بسر کرے۔ یہ ہم لانے کی کوشش کررہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ نصف حصہ تو آج بند کردیا گیا ہے اور نصف آئندہ چند سال میں دینے کی گنجائش رکھی گی ہے۔ جمہوریت کا تقاضا یہی ہے کہ اوسکو بھی زندہ رہنے دیا جائے۔ اور اونکو بھی یہ زندگی بسر کرنے کی عادت ڈالی جائے۔ آپ کا یہ جو کہنا ہے تمام لوگوں میں مساوات قائم کیجائے اور یکدم قائم کیجائے تو میں سمجھتا ہوں کہ کانگریسی اصولوں کے تحت اس قسم کا انقلاب یکلخت نہیں آسکتا۔ اس قسم کا انقلاب آپ کے خیال کے تحت اوس وقت لایا جاسکتا ہے جبکہ تمام جاگیرداروں اور سرمایہ داروں کو ختم کردیا جائے۔ لیکن ہم یہ چاہتے ہیں کہ ایسا انقلاب لایا جائے کہ وہ لوگ بھی زندہ رہ سکیں۔ اوس کے لئے اس طرح کی تدابیر

اختیار کرنے کی ضرورت ھے جیسی کہ ھم نے اس بل کے ذریعہ اختیار کی ھیں - ھم نے ضعیفوں کے لئے بھی گنجائش رکھی ھے - اونکو زندہ رکھنے کےلئے جو انکی معاش تھی وہ مسدود نہیں کی گئی - میں سمجھتا ھوں کہ وہ اون ھی اصولوں کے تحت ھم نے کیا ھے - اس کو جمہوریت کے اصولوں کی خلاف ورزی کے مرتکب قرار دیا جانا صحیح نہیں ھے - جمہوریت کے معنے یہ نہیں ھیں کہ یکلخت تبدیلی لائی جائے اور کوئی تفریق انسانوں کی زندگی میں باقی نہ رہے - ایسا نہیں ھوسکتا -

اس لئے ھم نے جو ترمیم لائی ھے وہ بجائے خود صحیح جمہوری اصولوں کے تحت ھے - اس میں جمہوری اصولوں کی خلاف ورزی نہیں ھوئی - آپ نے یہ فرمایا ھے کہ میں نے آپ کو اعداد وشمار نہیں بتائے ھیں - میں نے فرسٹ ریڈنگ کے موقع پر رپورٹ کا خلاصہ کیا ھے - سب کمیٹی کی رپورٹ میں تو اس سے زیادہ معاوضہ دینے کے متعلق تھا - اس میں یہ بتایا گیا تھا کہ زندگی میں وہ چیزیں مسدود کرنے کی اجازت دستور کے تحت نہیں ھے - یہ محض ھمارے مشیرقانونی کی ھی رائے نہ تھی بلکہ گورنمنٹ آف انڈیا کے مشیران قانونی کی بھی رائے تھی کہ زندگی میں اوس کو مسدود نہیں کرسکتے - لیکن اس کے باوجود ھم نے آگے قدم بڑھایا ھے - یعنی زندگی میں ھی اونکے معاشیں ختم کررھے ھیں - بجز (۶۰) سال عمر رکھنے والے لوگوں کے دوسری قسم کی معاشیں تو ختم کیگئی ھیں البتہ ۶ سال کا معاوضہ دینے کےلئے رکھا گیا ھے اس طرح اس کو دستور کے تحت لانے کی ھم نے کوشش کی - اس کو دستور کے تحت روبہ عمل لانے کے لئے میں سمجھتا ھوں کہ یہ ایک اور قدم ھم آگے بڑھارھے ھیں - اس سے جسقدر بچت ھوگی وہ ھوگی -

بچت کی مقدار سے متعلق گو میں اعداد نہیں بتلاسکا لیکن میں کہہ سکتا ھوں کہ خیراتی معاش اس وقت پوری مل رھی ھے اور جو دوسری معاشیں ھیں وہ نصف مل رھی ھیں - ۱۳ لاکھ ملنے کا جو واقع بیان کیا گیا ھے وہ بنیادی طور پر صحیح نہیں ھے اسلئے کہ دو قسم کے معاش بتلائے گئے ھیں جن میں سے نصف کو ختم کردیا گیا ھے اور نصف باقی ھیں - اسلئے تیرہ لاکھ کے آدھے ساڑے چھ لاکھ ھوجاتے ھیں - یہ کہنا کہ تیرہ لاکھ میں سے تین لاکھ کی بچت ھوتی ھے صحیح نہیں ھے - اسلئے جو کچھ ترمیمات لائی گئی ھیں وہ نہایت ھی واجبی ھیں - جمہوری اصول اس کے متقاضی ھیں کہ ایسی ترمیمات لائی جائیں - اسلئے ان ترمیمات پر جو اعتراضات کئے گئے ھیں وہ صحیح نہیں ھیں -

श्री. वी. डी. देशपांडे :— आपने वायदा किया था कि हर किसम के शेडयूल में कितने लोग हैं, और अुनको कितना माविजा दिया जाता है, जिसकी तादाद अुस के सामने रखेंगे, लेकिन आपने अभीतक अुसके तादाद नहीं दिये हैं।

شری کے - وی رنگا ریڈی - میں نے ضرور اسکا جواب دینے کے لئے کہا تھا - میں نے سکریٹری صاحب کو مواد لانے کےلئے کہا تھا - غالباً وہ ہاؤس کے باھر ھونگے - اگر آپ پہلے ھی پوچھتے تو میں وہ مواد ابھی بتلا دیتا - لیکن میں اسکے بعد بھی بتلانے کے لئے تیار ھوں -

Mr. Speaker : The Question is :

"That L. A. Bill No. XVII of 1954, the Hyderabad Abolition of Cash Grants (Amendment) Bill, 1954 be read a third time and passed."

The motion was adopted.

Business of the House

Mr. Speaker : for the election of a Member to the Board of Secondary Education in the vacancy caused by the resignation of Shri M.S. Rajalingam I have to the time for the receipt of nominations is 12 noon. tomorrow, the scrutiny of nominations will take place at 1-30 p. m., withdrawal of nominations will be received till 2-30 p.m. and poll if necessary will be held between 5-30 and 6-30 p.m. tomorrow.

شری سی ایچ - وینکٹ رام راؤ - میرا ایک شارٹ نوٹس کوئسچن ہے جس کا جواب مجھے نہیں ملا - کل سشن کی آخری ڈیٹ ہے اسلئے کل ہی اسکا جواب دے دیا جائے تو مناسب ہے ورنہ پھر اسکا موقع نہیں ملے گا -

Mr. Speaker : I have not yet received any information regarding the date of answering by the hon. Minister. Anyhow I shall look into the matter.

Tomorrow we shall takeup the Prize Competitions Control andTax bill returend by the President of India for reconsideration of the Legislative Assembly. The list of amendments proposed to be moved by the Government will be circulated amongst the members along with the agenda to day evening.

Those members who are desirous of tabling amendments, may do so by 12 noon tomorrow.

We now adjourn till 4 p. m. tomorrow as there is a little work for the day.

The House then adjourned till Four of the Clock on Tuesday, the, 13th April, 1954.